(S_1997_6_161_167)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

کیرالہ زرعی یونیورسٹی

بنام

کے۔آر۔انیل اور دیگران

3 دسمبر 1997

[جی۔این۔رے اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

ملازمت قانون:

کیرالہ ریاستی اور ماتحت خدمات کے قواعد- قاعدہ 14 (سی)، قاعدہ 14 (ڈی) اور قاعدہ 15 کا ضابطہ:

بھرتی عمل-محفوظ عہدہ-کیرالہ زرعی یونیورسٹی نے جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے کے لئے اشتہار دیا- ایزوا برادری کیلئے مخصوص۔ مدعاعلیہ نمبر 1 جس کا تعلق ایزوا برادری سے- تعلیمی طور پر اہل۔ لیکن منتخب نہیں-منعقد- قاعدہ 14 (سی)، قاعدہ 14 (ڈی) اور قاعدہ 15 کے تحت مخصوص خالی اسامیوں کے لئے بھی میرٹ کی بنیاد پر انتخاب کی نشاندہی کی جاتی ہے-لہذا، وہ اصول جس پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا- تاہم، مدعاعلیہ نمبر 1 کی تقرری کے لئے عدالت عالیہ کی ہدایت کیس کے خصوصی حقائق میں مداخلت نہیں کرتی ہے یعنی (i) بدنیتی کے الزامات کے باوجود یونیورسٹی کی طرف سے پیش نہ کیے گئے بھرتی سے متعلق ریکارڈ؛ (ii) جواب دہندہ نمبر 1 تعلیمی طور پر اہل ہے۔اور (iii) کہ بعد میں انہیں جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عارضی عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔

کیرالہ ایگریکلچر یونیورسٹی نے جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے کے لئے اشتہار دیا۔ایک عہدہ ایزہوا برادری سے تعلق رکھنے والے امیدوار کے لئے مختص کیا گیا تھا۔جواب دہندہ نمبر 1،جس کا تعلق ایزوا برادری سے تھا،اس عہدے کا امیدوار تھا۔مطلوبہ اہلیت ہونے کے باوجود مدعاعلیہ نمبر 1 کوریزروکیٹیگری کے تحت منتخب نہیں کیا گیا تھا،اس لیے انہوں نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔

عدالت عالیہ نے کہا کہ کیرالہ اسٹیٹ اور ماتحت خدمات کے قواعد 14 سے 17 کے تحت ریزرو خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوئی انتخاب کا طریقہ دستیاب نہیں ہے۔چونکہ مدعاعلیہ نمبر 1 اہل تھا،اس لیے منتخب کمیٹی کی جانب سے مناسب نہ پائے جانے کی بنیاد پر اسے خارج کرنا نامناسب تھا۔مزید برآں چونکہ اس دوران جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کا عہدہ ختم کر دیا گیا تھا اور جونیئر اسسٹنٹ پروفیسرز کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر اپ گریڈ کر دیا گیا تھا،لہذا عدالت عالیہ نے مدعاعلیہ نمبر 1 کو اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر تعینات کرنے کی ہدایت کی۔

ناراض ہو کر یونیورسٹی نے موجودہ اپیل دائر کرتے ہوئے کہا کہ رول 14 آر/ڈبلیو رول 15 سے پتہ چلتا ہے کہ ریزرو عہدے کو بھرنے کے لئے بھی ریزرو کیٹیگری کے امیدواروں کا انٹرسی میرٹ جائزہ لیا جانا چاہئے۔مدعاعلیہ نمبر 1 کا انٹرویو کیا گیا لیکن منتخب کمیٹی نے انہیں میرٹ کے حساب سے مناسب نہیں پایا۔

مدعاعلیہ نمبر 1 نے اس بات سے اختلاف نہیں کیا کہ مخصوص عہدے کے لئے امیدواروں کی پہلی نظر میں جانچ پڑتال کی جاسکتی ہے اور اس لئے وہ منتخب کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے۔تاہم انہوں نے دلیل دی کہ اس طرح کی جانچ پڑتال کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عام انتخاب کے طریقہ کار کے ذریعے مخصوص زمرے کے امیدواروں کا عام امیدواروں کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔مزید برآں،یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ جواب دہندہ نمبر 1 کو اسی طرح کے انتخاب کے طریقہ کار کا سامنا کرنا پڑا تھا،کیونکہ اس نے خاص طور پر کہا تھا کہ اس نے انٹرویو میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا اور بدنیتی کی وجہ سے منتخب نہیں کیا گیا تھا،یونیورسٹی کا ریکارڈ پیش کیا جانا چاہئے تھا۔یہ بھی کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر یا اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے کے لئے اہل تھا اور بعد میں عارضی خالی جگہ پر مذکورہ عہدے پر تعینات کیا گیا تھا۔

اپیل نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1.1 : عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ اگر مخصوص نشستوں سے تعلق رکھنے والا امیدوار اپنی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر اہل ہے تو اس کی قابلیت کا جائزہ لے کر اسے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ قاعدہ 14 (سی)، قاعدہ 14 (ڈی) اور قاعدہ 15 کی شرط سے پتہ چلتا ہے کہ مخصوص خالی جگہ پر تقرری کے اہل امیدواروں کے لئے بھی میرٹ کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ کہ رولز 14 سے 17 اس بات کی نشاندہی نہیں کرتے کہ مخصوص خالی جگہ پر تقرری کے لئے انتخاب ضروری ہے، غلط ہے اور اسے خارج کر دیا گیا ہے۔ [166-سی-ای]

1.2۔ تاہم، مدعاعلیہ نمبر 1 کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تعینات کرنے کے لئے عدالت عالیہ کی حتمی ہدایت معاملے کے خصوصی حقائق میں مداخلت نہیں کی گئی ہے، یعنی، یونیورسٹی یہ ظاہر کرنے کے لئے منتخب کمیٹی کا ریکارڈ پیش کرنے میں ناکام رہی ہے کہ بدنیتی کے الزامات کے باوجود منصفانہ تشخیص کی گئی تھی۔ کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے پاس اس عہدے کے لئے مطلوبہ اہلیت تھی۔ اور اس کے بعد انہیں جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر عارضی تقرری دی گئی تھی۔ (166-ای-ایچ)

1.3۔ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر مدعاعلیہ نمبر 1 کی تقرری اس فیصلے کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگی۔ [167-بی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 8676 آف 1997۔

1988 کے او۔ پی۔ نمبر 7640 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 4.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی جانب سے جان میتھیو، ای۔ ایم۔ ایس۔ انعم اور فضل الدین انعم شامل ہیں۔

ریاست/ جواب دہندگان کے لئے راجو رام چندرن، رائے ابراہم مسز بے بی کرشنن، (مس مالنی پوڈووال)۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

منظوری دے دی گئی۔ درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل جناب جان میتھیو اور ریاست کیرالہ کے فاضل وکیل جناب راجو رام چندرن اور مدعاعلیہ نمبر ایک کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل جناب راجو رام چندرن کی بات سنی گئی۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کیرالہ زرعی یونیورسٹی میں جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تقرری کے لئے امیدوار تھا جب اس طرح کے عہدے کو بھرنے کے لئے ایک اشتہار دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کا تعلق ایزوا برادری سے ہے اور یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے کیڈر میں ایزوا برادری سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لیے ایک عہدہ مختص تھا۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کو اس طرح کی مخصوص خالی جگہ کے لئے منتخب نہیں کیا گیا تھا اور اس کے ذریعہ کیرالہ عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن پیش کی گئی تھی۔ رٹ پٹیشن میں جن بنیادوں پر زور دیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ تھا:

'انٹرویو میں اہلیت، تجربے اور کارکردگی کی بنیاد پر درخواست گزار کو صرف جواب دہندگان 4، 5 اور 7 سے اوپر رکھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا درخواست گزار کو سلیکٹ لسٹ سے خارج کرنا بدنیتی کی بو ڈالتا ہے۔

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ کیرالہ اسٹیٹ اینڈ سبارڈینیٹ سروس رولز کے رول 14 سے 17 کی دفعات کے تحت ریزرو خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوئی منتخب طریقہ کار لاگو نہیں ہوتا ہے اور چونکہ رٹ درخواست گزار مذکورہ ریزرو خالی جگہ پر تقرری کا اہل ہے اس لئے انتخاب کے عمل میں مناسب نہ پائے جانے کی بنیاد پر رٹ درخواست گزار کو خارج کر دیا جائے۔ نامناسب تھا۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے مذکورہ یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر مدعاعلیہ نمبر 1 کی تقرری کی ہدایت کی کیونکہ اس دوران جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کا عہدہ ختم کر دیا گیا تھا اور جونیئر اسسٹنٹ پروفیسرز کو اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ مسٹر میتھیو نے دلیل دی ہے کہ مذکورہ کیرالہ اسٹیٹ اور ماتحت سروس رولز کے قاعدہ 14 کو رول 15 کے ساتھ غور کیا جانا چاہئے۔ یہ بالکل واضح ہوگا کہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کے ممبروں کے لئے مختص عہدوں کو پر کرنے کے مقصد کے لئے بھی اس طرح کے زمرے کے امیدواروں کا میرٹ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ہماری توجہ قاعدہ 14 کی شق (سی) کے تحت شق کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو مندرجہ ذیل اثر کی طرف ہے:

بشرطیکہ اس قاعدے کے تحت مقرر کیئے جانے والے اہل امیدواروں کی فہرست تیار کرنے میں 20 خالی آسامیوں کے ہر چکر میں مذکورہ بالا روٹیشنز کا اطلاق کرتے ہوئے اوپن مسابقت کی بنیاد پر منتخب ہونے والے امیدواروں یعنی 1،3،5،7،9،11،13،15،17 اور 19 سال کے امیدواروں کا انتخاب پہلے کیا جائے گا اور پھر ریزرویشن ٹرن کے لئے امیدواروں کا انتخاب کیا جائے گا۔ درجہ بندی کی فہرست میں دستیاب افراد میں سے مخصوص گروہوں میں ان کی صفوں کا احترام کرتے ہوئے. کھلے مقابلے کی بنیاد پر منتخب ہونے والے اسی کمیونٹی کے امیدواروں کی فہرست کو حتمی شکل دینے میں، اگر ریزرویشن کی بنیاد پر اسی کمیونٹی سے منتخب امیدواروں کی ترتیب میں نیچے پایا جاتا ہے، تو ان قواعد کے قاعدہ 27 کے مطابق رینک کے تعین کے لئے، زیادہ نمبر حاصل کرنے والے اسی کمیونٹی کے امیدواروں کو ریزرویشن کے مقصد کے لئے اسی کمیونٹی کے امیدواروں کے ساتھ ضم کیا جائے گا۔ درجہ بندی. '

فاضل وکیل نے عدالت کی توجہ قاعدہ 14 کی شق (ڈی) کی طرف بھی مبذول کرائی ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس قاعدے میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود۔ جن عہدوں پر تقرریاں مشترکہ امتحان یا انٹرویو یا دونوں کی بنیاد پر تیار کردہ مشترکہ درجہ بندی کی فہرست سے براہ راست بھرتی کے ذریعہ کی جاتی ہیں، ان کو تقرریوں کے ریزرویشن سے متعلق اصول کی تعمیل کے مقاصد کے لئے ایک ساتھ گروپ کیا جائے گا۔ اس طرح کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے فاضل وکیل نے کہا ہے کہ انتخاب کا عمل مضمر ہے اور انٹرسی میرٹ پوزیشن کے جائزے کے ذریعہ اس طرح کے انتخاب سے فرقہ وارانہ روٹیشن اسکیم کی بنیاد پر تقرری کے اصول پر اثر نہیں پڑتا ہے۔ مسٹر میتھیو نے دلیل دی ہے کہ یہ یونیورسٹی کا مخصوص معاملہ ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو منتخب کیٹی کے سامنے بلایا گیا تھا لیکن وہ اس طرح کیمنتخب کیٹی کے ذریعہ میرٹ کی جانچ پر تقرری کے لئے موزوں نہیں پائی گئیں۔ بدقسمتی سے منتخب کیٹی کی جانب سے اس طرح کے جائزے سے متعلق یونیورسٹی کے ریکارڈ کا سراغ نہیں لگایا جاسکا کیونکہ اس دوران یونیورسٹی میں کچھ واقعات رونما ہوئے۔ لہٰذا اس طرح کے ریکارڈ کو عدالت عالیہ کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکا لیکن مدعا علیہ نمبر ایک نے اپنی رٹ پٹیشن میں یہ دلیل نہیں دی کہ منتخب کا عمل غیر قانونی تھا یا منتخب کیٹی کی تشکیل میں کوئی نقص تھا منتخب کیٹی کے ذریعے کیے گئے منتخب پروسیس سے متعلق ریکارڈ کو دیکھنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ فاضل وکیل نے کہا کہ عدالت عالیہ رولز 14 اور 15 کو سمجھنے میں ناکام رہا، خاص طور پر اس سے پہلے بیان کی گئی شق کو سراہتا ہے اور غلط بنیاد پر آگے بڑھا ہے کہ یونیورسٹی

امیدوار کو شارٹ لسٹ کرنے کے لئے انتخاب کے ذریعے کوئی مشق کرنے کی اہل نہیں ہے۔ لہٰذا اس فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اسے ایک طرف رکھ دیا جانا چاہیے۔ مسٹر میتھیو نے مزید کہا ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تقرری کے مقصد کے لئے آل انڈیا کی بنیاد پر انتخاب کرنا ضروری ہے۔ طلباء کے وسیع تر مفاد میں مناسب امیدواروں کے انتخاب کے لئے مناسب مشق کرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ کی جانب سے دی گئی ہدایت کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ اس لئے مسٹر میتھیو نے عرض کیا ہے کہ یونیورسٹی کو مخصوص خالی جگہ کے مقابلے میں بھی مناسب شخص کا انتخاب کرنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔

مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل را جو رام چندرن نے کہا کہ یہ مدعا علیہ نمبر 1 کا موقف نہیں ہے کہ ریز روز مرے کے امیدواروں کی جانچ پڑتال نہیں کی جا سکتی ہے کیونکہ جانچ پڑتال کے دوران کسی امیدوار کو کچھ واضح وجوہات کی بناء پر نامناسب پایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کی جانچ پڑتال کو عام انتخاب کے عمل کے ذریعے عام امیدواروں کے ساتھ مخصوص خالی جگہ پر تقرری کے اہل امیدوار کے میرٹ کا موازنہ کر کے باقاعدہ میرٹ تشخیص کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ مدعا علیہ نمبر 1 درحقیقت منتخب کمیٹی کے سامنے پیش ہوا کیونکہ مدعا علیہ نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا کہ پہلی نظر میں کوئی جانچ نہیں کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ مدعا علیہ کا مخصوص معاملہ ہے کہ اگرچہ انہوں نے منتخب کمیٹی کے سامنے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور تمام سوالات کے جوابات دیئے لیکن کچھ بدنیتی کی وجہ سے انہیں منتخب نہیں کیا گیا تھا۔ ایسے حالات میں یہ مان بھی لیا جائے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو اسی طرح کے انتخاب کے عمل کا سامنا کرنا پڑا تھا، یونیورسٹی کا ریکارڈ پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ مسٹر را جو رام چندرن نے کہا ہے کہ اس طرح کے ریکارڈ کو روکنا مناسب اور مناسب نہیں تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر یا اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے کے لئے مطلوبہ اہلیت ہے۔ اس کے بعد انہیں یونیورسٹی میں جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر عارضی تقرری مل گئی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کسی اور واضح وجوہات کی بناء پر وہ بادی النظر میں نامناسب پایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ کی اس ہدایت میں مداخلت نہ کی جائے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تعینات کیا جائے کیونکہ جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کا عہدہ اب موجود نہیں ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 درخواست گزار کی اس دلیل کی مخالفت کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا کہ مذکورہ قواعد کے تحت مخصوص خالی جگہ پر تقرری کے لئے امیدواروں کی اہلیت کا اندازہ لگانے کے لئے کچھ مشق کی جانی چاہئے۔

اس معاملے کے حقائق اور حالات پر غور کرنے اور فریقین کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے دلائل پر غور کرنے کے بعد ہمیں ایسا لگتا ہے کہ قاعدہ 14 (سی) اور قاعدہ 14 اور 15 کی شق (ڈی) کی شق اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مخصوص خالی جگہ پر تقرری کے اہل امیدوار کے لئے بھی میرٹ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست نہیں تھا کہ اگر کوئی امیدوار کسی ایسی کمیونٹی سے تعلق رکھتا ہے جس کے لئے خالی جگہ ہے اور ایسا امیدوار اپنی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر اہل ہے تو ایسے امیدوار کو اس کی قابلیت کا جائزہ لے کر ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو غلط قرار دیا جانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ قواعد کے قاعدہ 14 سے 17 کے تحت ریزرو خالی آسامیوں پر تقرری کے معاملے میں کوئی انتخاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اسے خارج کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کی یہ خاص شکایت ہے کہ اگرچہ انہوں نے انٹرویو میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا، لیکن ان کا خاتمہ نامناسب تھا اور بدنیتی پر مبنی تھا۔ اس طرح کے معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے کہ یونیورسٹی منتخب کمیٹی کا ریکارڈ پیش کرنے میں ناکام رہی ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ جہاں تک مدعا علیہ نمبر 1 کا تعلق ہے، ہم نہیں سمجھتے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو تقرری دینے کی عدالت عالیہ کی ہدایت میں معاملے کے خصوصی حقائق میں مداخلت کی جانی چاہئے۔ لہٰذا، اگرچہ عدالت عالیہ نے جس اصول پر فیصلہ دیا ہے وہ قبول نہیں کیا جاتا ہے اور ہمارے ذریعہ اشارہ کردہ وجوہات کی بنا پر اسے خارج کر دیا جاتا ہے، لیکن ہم مدعا علیہ نمبر 1 کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تقرری دینے کی عدالت عالیہ کی حتمی ہدایت میں مداخلت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی تقرری کی ہدایت کی منظوری کیس کے خصوصی حقائق اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے دی گئی ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس اس طرح کی تقرری کے لئے مطلوبہ اہلیت ہے اور انہیں تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر مذکورہ یونیورسٹی میں جونیئر اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر عارضی تقرری بھی دی گئی تھی اور ریکارڈ پر کچھ بھی منفی نہیں ہے۔ یہ تجویز کرنا کہ مدعا علیہ نمبر 1 اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز ہونے کے لئے نامناسب ہے۔ اس کے مطابق اس اپیل کو اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر نمٹا دیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر مدعا علیہ نمبر 1 کی اس طرح کی تقرری اس فیصلے کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگی۔

ایس۔ کے۔

اپیل نمٹا دی گئی۔